وصیّت

وصیّت

س۱۸۲۹: بعض شہداء نے یہ وصیت کی ہے کہ ان کے ترکہ میں سے ایک تہائی دفاع مقدس کے محاذوں کی تقویت کے لئے صرف کیا جائے اب جبکہ ان وصیتوں کا موضوع ہی ختم ہوچکا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر وصیت کے عمل کا مورد ختم ہوجائے تو وہ مال ان کے ورثاء کی میراث قرار پائے گا اور احوط یہ ہے کہ ورثاء کی اجازت سے اسے کارخیر میں خرچ کیا جائے ۔

س۱۸۳۰: میرے بھائی نے وصیت کی کہ اس کے مال کا ایک تہائی حصہ ایک خاص شہر کے جنگ زدہ مہاجرین کے لئے صرف کیا جائے لیکن اس وقت مذکورہ شہر میں کوئی بھی جنگ زدہ مہاجر موجود نہیں ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر ثابت ہوجائے کہ جنگ زدہ مہاجرین سے موصی (وصیت کرنے والا) کی مراد وہ لوگ ہیں جو فی الحال اس شہر میں زندگی بسر کر رہے ہیں تو اس صورت میں چونکہ اس وقت اس شہر میں کوئی مہاجر نہیں ہے اس کا مال ورثاء کو ملے گا ۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ رقم ان جنگ زدہ مہاجرین کو دی جائے جو اس شہر میں زندگی بسر کرتے تھے اگر چہ فی الحال وہ وہاں سے جاچکے ہوں ۔

س ۱۸۳۱: کیا کسی شخص کے لئے یہ وصیت کرنا جائز ہے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کا آدھا مال اس کے ایصال ثواب کی مجلس میں خرچ کیا جائے یا یہ کہ اس مقدار کا معین کرنا جائز نہیں ہے ، کیونکہ اسلام نے ان موارد کے لئے خاص حدود کو معین کردیا ہے ؟

ج: وصیت کرنے والے کا اپنے اموال اپنے لئے ایصال ثواب کے کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور شرعی طور پر اس کے لئے کوئی خاص حد معین نہیں ہے لیکن میت کی وصیت اس کے ترکہ کے صرف ایک تہائی حصے میں نافذ ہے اور اس سے زیادہ میں تصرف کرنا ورثاء کی اجازت پرموقوف ہے۔

س ۱۸۳۲: کیا وصیت کرنا واجب ہے یعنی اگر انسان اسے ترک کرے تو گناہ کا مرتکب ہوگا ؟

ج : اگر اس کے پاس دوسروں کی امانتیں ہوں اور اس کے ذمے حقوق العباد اورحقوق اللہ ہوں اور اپنی زندگی کے دوران انہیں ادا کرنے کی توانائی نہ رکھتا ہو تو ان کے متعلق وصیت کرنا واجب ہے بصورت دیگر واجب نہیں ہے ۔

س۱۸۳۳: ایک شخص نے اپنے اموال کا ایک تہائی سے کم حصہ اپنی بیوی کو دینے کی وصیت کی اور اپنے بڑے بیٹے کو اپنا وصی قرار دیا لیکن دیگر ورثا اس وصیت پر معترض ہیں اس صورت میں وصی کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج : اگر وصیت ترکہ کے ایک تہائی یا اس سے کم حصے میں ہو تو ورثاء کا اعتراض صحیح نہیں

ہے بلکہ ان پر واجب ہے کہ وہ وصیت کے مطابق عمل کریں ۔

س۱۸۳۴: اگر ورثاء ، وصیت کا سرے سے ہی انکار کردیں تو اس صورت میں کیا ذمہ داری ہے ؟

ج : وصیت کا دعوی کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اسے شرعی طریقے سے ثابت کرے اور ثابت کردینے کی صورت میں اگر وصیت ترکہ کے ایک تہائی یا اس سے کمتر حصے میں ہو تو اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے اور ورثاء کا انکار اور اعتراض کوئی اثر نہیں رکھتا۔

س ۱۸۳۵: ایک شخص نے اپنے قابل اطمینان افراد کہ جن میں سے ایک خود اس کا بیٹا ہے کے سامنے وصیت کی کہ اس کے ذمہ جو شرعی حقوق ہیں جیسے خمس، زکوٰۃ ، کفارات اور اسی طرح اس کے ذمے جو بدنی واجبات ہیں جیسے نماز ، روزہ ، حج وغیرہ ان کی ادائیگی کے لئے اس کی بعض املاک اس کے ترکہ سے الگ کر لی جائیں لیکن اس کے بعض ورثاء اسے قبول نہیں کرتے بلکہ وہ بغیر کسی استثناء کے تمام املاک ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اس سلسلے میں کیا حکم ہے ؟

ج : وصیت کے شرعی دلیل یا ورثاء کے اقرار کے ذریعہ ثابت ہوجانے کی صورت میں وہ املاک جن کی وصیت کی گئی ہے اگر پورے ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہوں تو ورثا کو اس کی تقسیم کے مطالبے کا حق نہیں ہے بلکہ ان پر واجب ہے کہ وہ وصیت کے مطابق عمل کریں اور میت کے ذمہ جو مالی حقوق اور دیگر بدنی واجبات ہیں کہ جن کی میت نے وصیت کی ہے ان کی ادائیگی میں خرچ کریں بلکہ اگر شرعی طریقہ سے یا ورثاء کے اقرار کے ذریعہ ثابت ہوجائے کہ متوفی لوگوں کا مقروض ہے یا اس کے ذمہ خدا تعالیٰ کے مالی حقوق ہیں جیسے خمس، زکوٰۃ، کفارات یا اس کے ذمہ مالی و بدنی حقوق ہیں جیسے حج تو بھی ان پر واجب ہے کہ وہ اس کے پورے واجب الاداء امور اس کے اصل ترکہ سے ادا کریں اور پھر باقیماندہ ترکہ اپنے درمیان تقسیم کریں اگر چہ ان کے متعلق کوئی وصیت نہ بھی کی ہو ۔

س۱۸۳۶: ایک شخص جو ایک زرعی زمین کا مالک ہے، نے وصیت کی ہے کہ اس زمین کو مسجد کی تعمیر کے لئے استعمال کیا جائے لیکن اس کے ورثاء نے اسے فروخت کردیا ہے۔ کیا متوفیٰ کی وصیت نافذ ہے ؟ اور کیا ورثاء اس زمین کو بیچنے کا حق رکھتے ہیں ؟

ج: اگر وصیّت کا مضمون یہ ہو کہ خود زرعی زمین کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد کی تعمیر میں صرف کی جائے اور زمین کی قیمت بھی ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ نہ ہو تو وصیت نافذ ہے اور زمین فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وصیت کرنے والے کی مراد یہ ہو کہ زمین کی آمدنی مسجد کی تعمیر میں خرچ کی جائے تو اس صورت میں ورثاء کو زمین فروخت کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س۱۸۳۷: ایک شخص نے وصیت کی کہ اس کی اراضی میں سے ایک ٹکڑا اس کی طرف سے نماز و روزہ اور دوسرے نیک کام انجام دینے کے لئے استعمال کیا جائے۔ کیا اس زمین کا فروخت کرنا جائز ہے یا اسے وقف شمار کیا جائے گا ؟

ج : اگر جائیداد بیٹے کی تحویل میں دینے اور بیٹیوں کو معین رقم دینے کی وصیت صحیح اور شرعی طریقے سے انجام پائی ہو تو بہنوں میں سے ہر ایک اسی رقم کی مستحق ہے جس کی وصیت کی گئی ہے لیکن اگر ادا کرتے وقت رقم کی قیمت اس قیمت سے کم ہوگئی ہو جو وصیت

کرنے والے کے فوت ہونے کے وقت تھی تو لازم ہے کرنسی کی قدر میں ہونے والی کمی کا حساب بھی کریں اور یہ سود کے حکم میں نہیں ہے ۔

س ۱۸۳۸: کیا جائز ہے کہ کچھ مال کو ترکہ کے ایک تہائی حصہ کے عنوان سے علیحدہ کر دیا جائے یا کسی شخص کے پاس امانت کے طور پر رکھ دیا جائے تا کہ اس کی وفات کے بعد خود اسی کے مصرف میں خرچ کیا جائے ؟

ج : اس کام میں اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء کے لئے اس کے دوبرابر مال باقی رہے۔

س ۱۸۳۹: ایک شخص نے اپنے باپ کو وصیّت کی کہ کچھ مہینوں کی جو قضا نمازیں اور روزے اس کے ذمہ ہیں ان کی ادائیگی کے لئے کسی کو اجیر بنا دے، اس وقت خود وہ شخص لاپتہ ہوگیا ہے کیا اس کے باپ پر واجب ہے کہ وہ اس کی قضا نما زوں اور روزوں کے لئے کسی کو اجیر بنائے؟

ج: جب تک وصیت کرنے والے کی موت ،شرعی دلیل یا وصی کے علم کے ذریعہ ثابت نہ ہوجائے اس کی طرف سے اس کی قضا نمازوں اورروزوں کی ادائیگی کے لئے کسی کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے ۔

س۱۸۴۰: میرے والد نے اپنی زمین کے ایک تہائی حصے میں مسجد بنانے کی وصیت کی ہے لیکن اس زمین کے پڑوس میں دو مسجدیں موجود ہیں اور وہاں سکول کی سخت ضرورت ہے کیا جائز ہے کہ ہم مسجد کی جگہ وہاں سکول قائم کردیں؟

ج: مسجد کی جگہ سکول بنا کر وصیت کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر ان کا ارادہ خود اس زمین میں مسجد بنانا نہ ہو تو اسے فروخت کرکے اس کی رقم سے کسی ایسی جگہ مسجد بنانے میں حرج نہیں ہے کہ جہاں مسجد کی ضرورت ہے۔

س ۱۸۴۱: کیا جائز ہے کہ کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ اس کی وفات کے بعد اس کا جسم میڈیکل کالج کے طالب علموں کو دے دیا جائے تا کہ اسے چیر کر اس سے تعلیم و تعلم کے لئے استفادہ کیا جائے یا چونکہ یہ کام مسلمان میت کے جسم کو مُثلہ کرنے کا موجب بنتا ہے لہذا حرام ہے؟

ج : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مُثلہ اوراس جیسے دیگر امور کی حرمت پر جو دلیلیں ہیں وہ کسی اور چیز کی طرف ناظر ہیں اور جس چیز کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس جیسے امور سے کہ جن میں میت کے بدن کو چیرنے میں اہم مصلحت موجود ہے، منصرف ہیں اور اگر مسلمان میت کے احترام کی شرط کہ جو اس جیسے مسائل میں اصل مسلّم ہے حاصل ہو تو ظاہراً بدن کے چیرنے میں اشکال نہیں ہے۔

س ۱۸۴۲: اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کے بدن کے بعض اعضاء کسی ہسپتال یا کسی دوسرے شخص کو ہدیے کے طور پر دے دیئے جائیں تو کیا یہ وصیت صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج : اس قسم کی وصیتوں کا ان اعضاء کے متعلق صحیح اور نافذ ہونا بعید نہیں ہے کہ جنہیں میت کے بدن سے جدا کرنا اس کی بے حرمتی شمار نہ کیا جاتا ہو اور ایسے موارد میں وصیت پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۸۴۳: اگر ورثاء ،وصیت کرنے والے کی زندگی میں ایک تہائی سے زیادہ میں اس کی وصیت کی اجازت دے دیں تو کیا یہ اس کے نافذ ہونے کے لئے کافی ہے؟ اور کافی ہونے کی صورت میں، کیا جائز ہے کہ وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد ورثاء اپنی اجازت سے عدول کرلیں؟

ج :وصیت کرنے والے کی زندگی میں ورثاء کا ایک تہائی سے زیادہ کی نسبت اجازت دینا وصیت کے نافذ اور صحیح ہونے کے لئے کافی ہے اور اس کی وفات کے بعد انہیں اس سے عدول کرنے کاحق نہیں ہے اور ان کے عدول کا کوئی اثر نہیں ہے۔

س ۱۸۴۴: ایک شہید نے اپنی قضا نمازوں اور روزوں کے بارے میں وصیت کی ہے لیکن اس کا کوئی ترکہ نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو صرف گھر اور گھریلو سامان کہ جنہیں فروخت کرنے کی صورت میں اس کے نابالغ بچوں کے لئے عسر و حرج لازم آتا ہے۔ اس وصیت کے بارے میں اس کے ورثاء کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر اس شہید کا ترکہ اور میراث نہیں ہے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا واجب نہیں ہے ، لیکن اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد باپ کی قضا نمازوں اور روزوں کو بجالائے لیکن اگر اس کا ترکہ موجود ہے تو واجب ہے کہ اس کا تیسرا حصہ اس کی وصیت کے سلسلے میں خرچ کیا جائے اور فقط ورثاء کا ضرورت مند اور صغیر ہونا وصیت پر عمل نہ کرنے کا عذر شرعی نہیں بن سکتا ۔

س ۱۸۴۵: کیا مال کے بارے میں وصیت کے صحیح اور نافذ ہونے کے لئے موصیٰ لہ (جس کے لئے وصیت کی گئی ہے) کا وصیت کے وقت موجود ہونا شرط ہے؟

ج : کسی شے کی تملیک کی وصیت میں موصیٰ لہ کاوصیت کے وقت وجود شرط ہے اگر چہ وہ جنین کی صورت میں ماں کے رحم میں ہو حتی اگر اس جنین میں ابھی روح پھونکی نہ گئی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ زندہ دنیا میں آئے۔

س۱۸۴۶: وصیت کرنے والے نے اپنی وصیتوں کو عملی جامہ پہنا نے کے لئے اپنی تحریری وصیت میں وصی منصوب کرنے کے علاوہ ایک شخص کو نگراں کے طور پر منتخب کیا ہے لیکن اس کے اختیارات کے سلسلے میں وضاحت نہیں کی یعنی معلوم نہیں ہے کہ اس کی نگرانی سے مراد صرف وصی کے کاموں سے مطلع ہونا ہے تا کہ وہ وصیت کرنے والے کے مقرر کردہ طریقہ کے خلاف عمل نہ کرے یا یہ کہ وصیت کرنے والے کے کاموں کے سلسلے میں رائے کا مالک ہے اور وصی کے کاموں کا اس نگراں کی رائے اور صوابدید کے مطابق انجام پانا ضروری ہے اس صورت میں نگراں کے اختیارات کیا ہیں؟

ج : اگر وصیت مطلق ہے تو وصی پر واجب نہیں ہے کہ وہ اس کے امور میں نگراں کے ساتھ مشاورت کرے ، اگرچہ احوط یہی ہے اور نگراں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ وصی کے کاموں سے مطلع ہونے کے لئے نگرانی کرے۔

س ۱۸۴۷: ایک شخص اپنے بڑے بیٹے کو وصی اور مجھے اس پر نگراں بناکر فوت ہو گیا پھر اس کا بیٹا بھی وفات پاگیا اور اس کی وصیت کو عملی جامہ پہنانے کا واحد ذمہ دار میں بن گیا لیکن اس وقت اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے میرے لئے اس کے وصیت کردہ امور کو انجام دینا مشکل ہوگیا ہے۔ کیا میرے لئے وصیت کردہ امور کو تبدیل کرنا جائز ہے کہ میں اس کے ترکہ کے تیسرے حصے سے حاصل ہونے والی آمدنی محکمہ حفظان صحت کو دے دوں تا کہ وہ اسے بھلائی کے کاموں اور اپنے زیر کفالت ضرورتمند افراد پر کہ جو مدد اور تعاون کے مستحق ہیں خرچ کر دے؟

ج : نگراں بطور مستقل میت کی وصیتوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا حتی کہ وصی کی موت کے بعدبھی مگر یہ کہ وصیت کرنے والے نے وصی کی موت کے بعد نگراں کووصی قرار دیا ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو وصی کی موت کے بعد ضروری ہے کہ وہ حاکم شرع کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اسکی جگہ مقرر کرے بہرحال میت کی وصیت سے تجاوز اور اس میں رد و بدل کرنا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۸۴۸: اگر ایک شخص وصیت کرے کہ اس کے اموال کا کچھ حصہ نجف اشرف میں تلاوت قرآن کی غرض سے خرچ کیا جائے یا وہ اپنا کچھ مال اس کام کیلئے وقف کردے اور وصی یا وقف کے متولی کیلئے نجف اشرف میں کسی کو تلاوت قرآن کیلئے اجیر بناکر وہاں مال بھیجنا ممکن نہ ہو تو اس سلسلے میں اس کی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر مستقبل میں بھی اس مال کا نجف اشرف میں تلاوت قرآن کے لئے خرچ کرنا ممکن ہو تو واجب ہے کہ وصیت کے مطابق عمل کیا جائے۔

س۱۸۴۹: میری والدہ نے اپنی وفات سے پہلے وصیت کی کہ میں ان کا سونا جمعراتوں میں نیک کاموں میں صرف کروں اور میں اب تک اس کام کو انجام دیتا رہا ہوں لیکن بیرون ممالک کے سفر کے دوران کہ جن کے باشندوں کے بارے میں زیادہ احتمال یہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ صرف کرنے سے ان کی مراد مسلم اور غیر مسلم دونوں پر خرچ کرنا تھا تو واجب ہے کہ وہ مال صرف مسلمانوں پر بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جائے اگر چہ اس کے لئے یہ مال کسی اسلامی سرزمین میں ایک امین شخص کے پاس رکھناپڑے جو اسے مسلمانوں پر صرف کرے۔

س ۱۸۵۰: ایک شخص نے وصیت کی کہ اس کی کچھ زمین بیچ کر اسکی رقم عزاداری اور نیکی کے کاموں میں خرچ کی جائے لیکن ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو بیچنا ورثا کیلئے مشکل اور زحمت کا سبب بنے گا کیونکہ مذکورہ زمین اور دوسری زمینوں کو علیحدہ کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ کیا جائز ہے کہ خود ورثاء اس زمین کو قسطوں پر خریدلیں اور ہر سال اس کی کچھ قیمت ادا کرتے رہیں تاکہ اسے وصی اور نگراں کی نگرانی میں وصیت کے مورد میں خرچ کیا جائے؟

ج: ورثاء کے لئے وہ زمین اپنے لئے خریدنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اوراسے قسطوں پر اور عادلانہ قیمت کے ساتھ خرید نے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب یہ بات ثابت نہ ہوکہ وصیت کرنے والے کی مراد یہ تھی کہ اس کی زمین کو نقد بیچ کر اسی سال اس کی قیمت مورد وصیت میں خرچ کی جائے نیز اس کی شرط یہ ہے کہ وصی اور نگراں بھی اس کام میں مصلحت سمجھتے ہوں اور قسطیں بھی اس طرح نہ ہوں کہ وصیت نظر انداز ہوجائے اور اس پرعمل نہ ہو پائے۔

س۱۸۵۱: ایک شخص نے جان لیوا بیماری کی حالت میں دو آدمیوں سے وصی اور نائب وصی کے طور پر وصیت کی لیکن بعد میں اپنی رائے تبدیل کر کے وصیت کو باطل کر دیا اور وصی اور اس کے نائب کو اس سے آگاہ کردیا اور ایک دوسرا وصیت نامہ لکھا کہ جس میں اپنے ایک ایسے رشتہ دار کو اپنا وصی قرار دیا جو غائب ہے، کیا اس عدول اور تبدیلی کے بعد بھی پہلی وصیت اپنی حالت پر باقی اور معتبر ہے؟ اور اگر دوسری وصیت صحیح ہے اور وہ غائب شخص وصی ہے تو اگر معزول وصی اور اس کا نائب وصیت کرنے والے کی باطل کردہ وصیت کا سہارا لے کر اس پر عمل کریں تو کیا ان کا یہ عمل اور تصرف ظالمانہ شمار ہوگا اور کیا ان پر واجب ہے کہ جو کچھ انہوں نے میت کے مال

سے خرچ کیا ہے وہ دوسرے وصی کو لوٹائیں؟

ج: اگر میت نے اپنی زندگی میں پہلی وصیت سے عدول کر لیا ہو اور اس نے پہلے وصی کو بھی معزول کردیا ہو تو معزول ہونے والا وصی اپنے معزول ہونے سے آگاہ ہونے کے بعد پہلی وصیت کا سہارا لے کر اس پر عمل کرنے کا حق نہیں رکھتا لہذا وصیت سے متعلق مال کے سلسلے میں اس کے تصرفات فضولی شمار ہونگے اور وصی کی اجازت پر موقوف ہونگے اور اگر وصی انکی اجازت نہ دے تو معزول ہونے والا وصی ان اموال کا ضامن ہوگا جو اس نے خرچ کئے ہیں۔

س۱۸۵۲: ایک شخص نے وصیت کی ہے کہ اس کی جائیداد میں سے ایک ملک اس کے بیٹے کی ہے پھر دو سال کے بعد اس نے اپنی وصیت کو مکمل طور پر بدل دیا۔ کیا اس کا پہلی وصیت سے دوسری وصیت کی طرف عدول کرنا شرعی طور پر صحیح ہے؟ اس صورت میں کہ جب یہ شخص بیمار ہو اور اسے خدمت و نگہداری کی ضرورت ہو ، کیا یہ ذمہ داری اس کے مقرر کردہ وصی یعنی اس کے بڑے بیٹے کی ہے یا یہ کہ یہ ذمہ داری اس کے تمام بچوں پر مساوی طور پر عائد ہوتی ہے؟

ج: جب تک وصیت کرنے والا زندہ ہے اور اس کا ذہنی توازن صحیح و سالم ہے تو شرعی طور پر اس کا اپنی وصیت سے عدول کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور شرعی لحاظ سے صحیح اور معتبر بعد والی وصیت ہوگی اور اگر بیمار اپنی خدمت کے لئے کوئی نوکر رکھنے پر قادر نہ ہو تو بیمار کی خدمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری اس کے ان تمام بچوں پر بطور مساوی ہے جو اس کی نگہداری کی قدرت رکھتے ہیں اور یہ صرف وصی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

س۱۸۵۳: ایک باپ نے اپنے ایک تہائی اموال کی اپنے لئے وصیت کی ہے اور مجھے اپنا وصی بنایا ہے، میراث تقسیم کرنے کے بعد ایک تہائی مال الگ رکھ دیا ہے. کیا میں اس کی وصیت کو پورا کرنے کے لئے ایک تہائی مال سے کچھ مقدار کو بیچ سکتا ہوں؟

ج: اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کا ایک تہائی مال اس کی وصیت کو پورا کرنے کیلئے خرچ کیا جائے تو ترکہ سے جدا کرنے کے بعد اس کے بیچنے اور وصیت نامہ میں ذکر کئے گئے موارد میں خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وصیت یہ کی ہو کہ ایک تہائی اموال سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ذریعہ اس کی وصیت کو پورا کیا جائے تو اس صورت میں خود ایک تہائی مال کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ یہ وصیت کے موارد میں خرچ کیلئے ہو۔

س۱۸۵۴: اگر وصیت کرنے والا، وصی اور نگراں کو معین کرے، لیکن ان کے اختیارات اور فرائض کو ذکر نہ کرے اور اسی طرح اپنے ایک تہائی اموال اور ان کے مصارف کا بھی ذکر نہ کرے تو اس صورت میں وصی کی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا جائز ہے کہ وصی اس کے ترکہ سے ایک تہائی اموال الگ کر کے نیکی کے کاموں میں خرچ کردے؟ کیا صرف وصیت کرنے اور وصی کے معین کرنے سے وصی کو یہ حق مل جاتا ہے کہ وہ وصیت کرنے والے کے ترکہ سے ایک تہائی اموال کو جدا کرے تا کہ اس پر ایک تہائی اموال الگ کر کے انہیں وصیت کرنے والے کیلئے خرچ کرنا واجب ہو؟

ج: اگر قرائن و شواہد یا وہاں کے مقامی عرف کے ذریعہ وصیت کرنے والے کا مقصود معلوم ہوجائے تو واجب ہے کہ وصی وصیت کے مورد کی تشخیص اور وصیت کرنے والے کے مقصود کہ جسے وہ ان ذرائع سے سمجھا ہے کے مطابق عمل کرے ورنہ وصیت مبہم اور متعلقِ وصیت کے ذکر نہ کرنے کی بناپر باطل اور لغو قرار پائے گیـ

س ۱۸۵۵: ایک شخص نے اس طرح وصیت کی ہے کہ : " تمام سلائی شدہ اور غیر سلائی شدہ کپڑے و غیرہ میری بیوی کے ہیں" کیا کلمہ &#۳۹; &#۳۹;و غیرہ " سے مراد اس کے منقولہ اموال ہیں یا وہ چیزیں مراد ہیں جو لباس اور کپڑے سے کمتر ہیں جیسے جوتے اور اس جیسی چیزیں؟

ج: جب تک وصیت نامہ میں مذکور کلمہ " وغیرہ " سے اس کی مراد معلوم نہ ہوجائے اور کسی دوسرے قرینے سے بھی وصیت کرنے والے کی مراد سمجھ میں نہ آئے تو وصیت نامہ کا یہ جملہ مبہم ہونے کی بنا پر قابل عمل نہیں ہے اور سوال میں بیان کئے گئے احتمالات پر اس کی تطبیق کرنا ورثاء کی رضامندی اور موافقت پر موقوف ہے۔

س۱۸۵۶: ایک عورت نے وصیت کی کہ اس کے ترکے کے ایک تہائی مال سے اس کی آٹھ سال کی قضا نمازیں پڑھائی جائیں اور باقی مال رد مظالم ، خمس اور دوسرے نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔ چونکہ اس وصیت پر عمل کرنے کا زمانہ دفاع مقدس کا زمانہ تھا کہ جس میں محاذ جنگ پر مدد پہنچانا بہت ضروری تھا اور وصی کو یہ یقین ہے کہ عورت کے ذمہ ایک بھی قضا نماز نہیں ہے لیکن پھر بھی اس نے دو سال کی نمازوں کے لئے ایک شخص کو اجیر بنایا اور ایک تہائی مال کا کچھ حصہ محاذ جنگ پر مدد کیلئے بھیج دیا اور باقی مال خمس ادا کرنے اور رد مظالم میں خرچ کردیا ۔کیا وصیت پر عمل کرنے کے سلسلے میں وصی کے ذمہ کوئی چیز باقی ہے؟

ج: وصیت پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جس طرح میت نے کی ہے اور کسی ایک مورد میں بھی وصی کے لئے وصیت پر عمل کو ترک کرنا جائز نہیں ہے لہذا اگر کچھ مال وصیت کے علاوہ کسی اور جگہ میں خرچ کیا ہو تو وہ اس مقدار کاضامن ہے ۔

س ۱۸۵۷: ایک شخص نے دو آدمیوں کو وصیت کی کہ اس کی وفات کے بعد جو کچھ وصیت نامہ میں ذکر ہوا ہے اس کے مطابق عمل کریں اور وصیت نامہ کی تیسری شق میں یوں لکھا ہے کہ وصیت کرنے والے کا تمام ترکہ ۔چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ، نقد رقم ہو یا لوگوں کے پاس قرض کی صورت میں ۔ جمع کیا جائے اور اس کا قرض اس کے اصل ترکہ سے ادا کرنے کے بعد ، اس کا ایک تہائی حصہ جدا کر کے وصیت نامہ کی شق نمبر٤، ٥ اور ٦ کے مطابق خرچ کیا جائے، اور سترہ سال کے بعد اس ایک تہائی حصے کاباقی ماندہ اس کے فقیر ورثاء پر خرچ کیا جائے لیکن وصیت کرنے والے کے دونوں وصی اس کی وفات سے لے کر اس مدت کے ختم ہونے تک اس کے مال کا ایک تہائی حصہ جدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور ان کے لئے مذکورہ شقوق پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔ ورثاء مدعی ہیں کہ مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد وصیت نامہ باطل ہوچکا ہے اور اب وہ دونوں و صی وصیت کرنے والے کے اموال میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ اس مسئلہ کا حکم کیا ہے؟ اور ان دونوں وصیوں کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج : وصیت پر عمل کرنے میں تاخیر سے وصیت اور وصی کی وصایت (وصی کا وصی ہونا) باطل نہیں ہوتا بلکہ ان دو وصیوں پر واجب ہے کہ وہ وصیت پر عمل کریں اگر چہ اس کی مدت طولانی ہوجائے اور جب تک ان کی وصایت ایسی خاص مدت تک نہ ہو جو ختم ہوگئی ہو اس وقت تک ورثاء کو حق نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کیلئے وصیت پر عمل کرنے میں رکاوٹ بنیں۔

س ۱۸۵۸: میت کے ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم ہونے اور ان کے نام ملکیت کی دستاویز جاری ہونے کے چھ سال گزرنے کے بعد ورثاء میں سے ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ متوفیٰ نے زبانی طور پر اسے وصیت کی تھی کہ گھر کا کچھ حصہ اس کے ایک بیٹے کو دیا جائے اور بعض عورتیں بھی اس امر کی گواہی دیتی ہیں۔ کیا مذکورہ مدت گزرنے کے بعد اس کا یہ دعویٰ قابل قبول ہے ؟

ج: اگر شرعی دلیل سے وصیت ثابت ہوجائے تو وقت گزرنے اور ترکہ کی تقسیم کے قانونی مراحل طے ہوجانے سے وصیت کے قابل قبول ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔نتیجۃً اگر مدعی اپنے دعوے کو شرعی طریقے سے ثابت کردے تو سب پر واجب ہے کہ اس کے مطابق عمل کریں اور اگر ایسا

نہ ہو تو جس شخص نے اسکے صحیح ہونے کا اقرار کیا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے وصیت کے مطابق اور ترکہ میں سے اپنے حصے کی مقدار میں اس پر عمل کرے ۔

س ۱۸۵۹ : ایک شخص نے دوآدمیوں کو وصیت کی کہ اس کی اراضی میں سے ایک ٹکڑا فروخت کر کے اس کی نیابت میں حج بجالائیں اور اپنے وصیت نامہ میں اس نے ان میں سے ایک کو اپنا وصی اور دوسرے کو اس پر نگران مقرر کیا ہے۔ اس دوران ایک تیسرا شخص سامنے آیا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے وصی اور نگران کی اجازت کے بغیر اس کی نیابت میں حج انجام دے دیا ہے۔ اب وصی فوت ہوچکا ہے اور نگران زندہ ہے کیا نگران کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی رقم سے میت کی طرف سے دوبارہ فریضہ حج بجا لائے؟ یا اس پر واجب ہے کہ زمین کی رقم اس شخص کو دے دے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے میت کی نیابت میں فریضۂ حج ادا کردیا ہے یا اس سلسلے میں اس پر کچھ واجب نہیں ہے ؟

ج: اگر میت پر حج واجب ہو او وہ نائب کے ذریعے حج کی انجام دہی کی وصیت کر کے بریۃ الذمہ ہونا چاہتا ہو تو اگر تیسرا شخص میت کی نیابت میں حج بجا لے آئے تو اس کے لئے کافی ہے لیکن اس شخص کو کسی سے اجرت طلب کرنے کا حق نہیں ہے بصورت دیگر نگران اور وصی کیلئے ضروری ہے کہ وہ وصیت پر عمل کریں اور زمین کی رقم سے اس کی طرف سے فریضۂ حج کو بجالائیں اور اگر وصی، وصیت پر عمل کرنے سے پہلے مرجائے تو نگراں پر واجب ہے کہ وصیت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے حاکم شرع کی طرف رجوع کرے ۔

س ۱۸۶۰: کیا ورثاء، وصی کو میت کی قضا نمازوں اور روزوں کے ادا کرنے کے لئے کوئی مخصوص رقم ادا کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں ؟ اور اس سلسلے میں وصی کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج: میت کی وصیتوں پر عمل کرنا وصی کی ذمہ داریوں کا حصہ ہے اور ضروری ہے کہ جس مصلحت کو تشخیص دے اسی کی بنیاد پر عمل کرے اور ورثاء کو اس میں مداخلت کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س ۱۸۶۱: تیل کے ذخائر پر بمباری کے موقع پر وصیت کرنے والے کی شہادت ہوجاتی ہے اور تحریری وصیت جو اس کے ہمراہ تھی وہ بھی اس حادثے میں جل جاتی ہے یا گم ہوجاتی ہے اور کوئی بھی اس کے متن اور مضمون سے آگاہ نہیں ہے۔ اس وقت وصی نہیں جانتا کہ کیا وہ اکیلا اس کا وصی ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی ہے ، اس صورت میں اس کی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اصل وصیت کے ثابت ہونے کے بعد، وصی پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسے تبدیلی کا یقین نہیں ہے ان میں وصیت کے مطابق عمل کرے اور اس احتمال کی پروا نہ کرے کہ ممکن ہے کوئی دوسرا وصی بھی ہو ۔

س ۱۸۶۲: کیا جائز ہے کہ وصیت کرنے والا اپنے ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنے وصی کے طور پر منتخب کرے؟ اور کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کے اس کام کی مخالفت کرے ؟

ج : ان افراد کے درمیان میں سے وصی کو منتخب اور مقرر کرنے کا دار و مدار کہ جنہیں وصیت کرنے والا اس کام کے لائق سمجھتا ہے خود اس کی رائے پر ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ وہ اپنے ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا وصی بنائے اور اس کے ورثاء کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س ۱۸۶۳: کیا جائز ہے کہ بعض ورثاء دوسروں کے ساتھ مشورہ کئے بغیر یا وصی کی موافقت حاصل کرنے کیلئے میت کے اموال سے وصی کی دعوت کے طور پر اس کے لئے انفاق کریں ؟

ج: اگر اس کام سے ان کی نیت وصیت پر عمل کرنا ہے تو اسکا انجام دینا میت کے وصی کے ذمہ ہے اور انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وصی کی موافقت کے بغیر اپنے طور پر یہ کام کریں اور اگر ان کا ارادہ یہ ہے کہ میت کے ورثاء کی میراث میں سے خرچ کریں تو اس کے لئے بھی تمام ورثاء کی اجازت ضروری ہے اور اگر وہ راضی نہ ہوں تو دوسرے ورثاء کے حصے کی نسبت یہ کام غصب کے حکم میں ہے۔

س ۱۸۶۴: وصیت کرنے والے نے اپنے وصیت نامہ میں ذکر کیا ہے کہ فلاں شخص اس کا پہلا وصی ، زید دوسرا وصی اور خالد تیسرا وصی ہے کیا تینوں اشخاص باہمی طور پر اس کے وصی ہیں یا یہ کہ صرف پہلا شخص اس کا وصی ہے؟

ج: یہ چیز وصیت کرنے والے کی نظر اور اس کے قصد کے تابع ہے اورجب تک قرائن و شواہد کے ذریعہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس کی مراد تین اشخاص کی اجتماعی وصایت ہے یا ترتیبی وصایت ، ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس پر اجتماعی طور پر عمل کریں ۔

س۱۸۶۵: اگر وصیت کرنے والا تین افراد کو اجتماعی طور پر اپنا وصی مقرر کرے لیکن وہ لوگ وصیت پر عمل کرنے کے طریقہ کار پر متفق نہ ہوں تو ان کے درمیان اس اختلاف کو کیسے حل کیا جائے ؟

ج : اگر وصی متعدد ہوں اور وصیت پر عمل کرنے کے طریقے میں اختلاف ہوجائے تو ان پر واجب ہے کہ حاکم شرع کی طرف رجوع کریں ۔

س ۱۸۶۶: میں اپنے باپ کا بڑا بیٹاہوں اور شرعی طور پر ان کی قضا نمازوں اور روزوں کو بجا لانے کا ذمہ دار ہوں اگر میرے باپ کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں اور روزے ہوں لیکن انہوں نے وصیت کی ہو کہ ان کے لیے صرف ایک سال کی قضا نمازیں اور روزے ادا کئے جائیں تواس صورت میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی قضا نمازوں اور روزوں کی اجرت اس کے ایک تہائی ترکہ سے ادا کی جائے تو ایک تہائی ترکہ سے کسی شخص کو اسکی نمازوں اور روزوں کیلئے اجیر بنانا جائز ہے اور اگر اس کے ذمہ قضا نمازیں اور روزے اس مقدار سے زیادہ ہوں کہ جس کی اس نے وصیت کی ہے تو آپ پر ان کا بجالانا واجب ہے اگر چہ اس کے لئے آپ اپنے اموال سے کسی کو اجیر بنائیں۔

س ۱۸۶۷: ایک شخص نے اپنے بڑے بیٹے کو وصیت کی ہے کہ اس کی اراضی میں سے ایک مخصوص ٹکڑا فروخت کر کے اس کی رقم سے اس کی طرف سے حج بجالائے اور اس نے بھی یہ عہد کیا کہ باپ کی طرف سے حج بجا لائے گا لیکن ادارہ حج و زیارات کی طرف سے سفر حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے وہ حج انجام نہیں دے سکا اور اس وقت چونکہ حج کے اخراجات بڑھ گئے ہیں اس لئے اس زمین کی رقم سے حج پر جانا ممکن نہیں ہے لہذا باپ کی وصیت پر بڑے بیٹے کا عمل کرنا اس وقت ناممکن ہوگیا ہے او وہ کسی دوسرے کو حج انجام دینے کیلئے نائب بنا نے پر مجبور ہے لیکن زمین کی رقم نیابت کی اجرت کیلئے کافی نہیں ہے کیا باقی ورثاء پر واجب ہے کہ باپ کی وصیت پر عمل کرنے کے لئے اس کے ساتھ تعاون کریں یا یہ کہ صرف بڑے بیٹے پر اس کا انجام دینا واجب ہے کیوں کہ بہرحال بڑے بیٹے کیلئے باپ کی طرف سے فریضہ حج کو انجام دینا ضروری ہے؟

ج : سوال کی روشنی میں حج کے اخراجات دیگرورثاء پر واجب نہیں ہیں لیکن اگر وصیت کرنے

والے کے ذمے میں حج مستقر ہوچکاہے اور زمین کی وہ رقم جو نیابتی حج انجام دینے کیلئے معین کی گئی ہے وہ میقات سے نیابتی حج کے اخراجات ادا کرنے کیلئے بھی کافی نہ ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ حج میقاتی کے اخراجات اصل ترکے سے پورے کئے جائیں ۔

س۱۸۶۸: اگر ایسی رسید موجود ہو جس سے یہ معلوم ہو کہ میت نے اپنے شرعی حقوق ادا کئے ہیں یا کچھ لوگ گواہی دیں کہ وہ اپنے حقوق ادا کرتا تھا تو کیا ورثاء پر اس کے ترکہ سے اس کے شرعی حقوق ادا کرنا واجب ہے ؟

ج : محض رسید کا موجود ہونا اور گواہوں کا گواہی دینا کہ وہ اپنے حقوقِ شرعی ادا کرتا تھا میت کے بری الذمہ ہونے پر حجت شرعی نہیں ہے اور اسی طرح اس سے یہ بھی ثابت نہیں ہوگا کہ اس کے مال میں حقوق شرعی نہیں تھے لہذا اگر اس نے اپنی حیات کے دوران یا وصیت نامہ میں اس بات کا اعتراف کیا ہو کہ وہ کچھ مقدار میں حقوق شرعی کا مقروض ہے یا اس کے ترکہ میں حقوق شرعی موجود ہیں یا ورثاء کو اس کا یقین حاصل ہوجائے تو ان پرواجب ہے کہ جس مقدار کا میت نے اقرار کیا ہے یا جس مقدار کا انہیں یقین حاصل ہوگیا ہے اسے میت کے اصل ترکہ سے ادا کریں ورنہ ان پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

س ۱۸۶۹: ایک شخص نے اپنے ایک تہائی اموال کی اپنے لئے وصیت کی اور اپنے وصیت نامہ کے حاشیہ پر قید لگادی کہ باغ میں جو گھر ہے وہ ایک تہائی حصہ کے مصارف کیلئے ہے اور اس کی وفات کے بیس سال گزرنے کے بعد وصی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسے بیچ کر اس کی رقم اس کے لئے خرچ کرے کیا ایک تہائی حصہ اس کے پورے ترکہ یعنی گھر اور اسکے دیگر اموال سے حساب کیا جائیگا تاکہ اگر گھر کی قیمت ایک تہائی مقدار سے کمتر ہو تو اسے اس کے دیگر اموال سے پورا کیا جائے یا یہ کہ ایک تہائی حصہ صرف اس کا گھر ہے اور ورثاء سے تہائی حصہ کے عنوان سے دوسرے اموال نہیں لیئے جائیں گے ؟

ج : جو کچھ میت نے وصیت نامے اور اس کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے اگر اس سے اس کا مقصود صرف اپنے گھر کو ایک تہائی کے عنوان سے اپنے لئے معین کرنا ہو اور وہ گھر بھی میت کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کے مجموعی ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں صرف گھر ایک تہائی ہے اور وہ میت سے مختص ہے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ جب ا س نے اپنے لئے ترکہ کے ایک تہائی کی وصیت کے بعد گھر کو اس کے مصارف کیلئے معین کیا ہو اور اس گھر کی قیمت میت کے قرض کو ادا کرنے کے بعد باقی بچنے والے ترکہ کا ایک تہائی ہواوراگر ایسا نہ ہو تو ضروری ہے کہ ترکے کے دوسرے اموال میں سے اتنی مقدار گھر کی قیمت کے ساتھ ملائی جائے کہ انکی مجموعی مقدار ترکے کے ایک تہائی کے برابر ہوجائے؟

س ۱۸۷۰: ترکہ کو تقسیم کئے ہوئے بیس سال گزر گئے ہیں اور چار سال پہلے میت کی بیٹی اپنا حصہ فروخت کرچکی ہے اب ماں نے ایک وصیت نامہ ظاہر کیا ہے جس کی بنیاد پر شوہر کے تمام اموال اس کی بیوی کے متعلق ہیں اور اسی طرح اس نے اعتراف کیا ہے کہ یہ وصیت نامہ اس کے شوہر کی وفات کے وقت سے اس کے پاس تھا لیکن اس نے ابھی تک کسی کو اس سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ کیا اسکی بنا پر میراث کی تقسیم اور میت کی بیٹی کا اپنے حصے کو فروخت کرنا باطل ہوجائے گا ؟ اور باطل ہونے کی صورت میں ، کیا اس ملک کی قانونی دستاویز کو جسے تیسرے شخص نے میت کی بیٹی سے خریدا ہے ، میت کی بیٹی اور اس کی ماں کے درمیان اختلاف کی وجہ سے باطل کرنا صحیح ہے ؟

ج: مذکورہ وصیت کے صحیح ہونے اور دلیل معتبر کے ذریعہ اس کے ثابت ہونے کی صورت میں،

چونکہ ماں کو اپنے شوہر کی وفات سے لے کر ترکہ کی تقسیم تک اس وصیت کے بارے میں علم تھا اور بیٹی کو اس کا حصہ دیتے وقت اور اس کا اپنے حصے کو کسی دوسرے کو فروخت کے وقت ، وصیت نامہ ماں کے پاس تھا لیکن اس کے باوجود اس نے وصیت کے بارے میں خاموشی اختیار کی اور بیٹی کو اس کا حصہ دینے پرکوئی اعتراض نہیں کیا جبکہ وہ اعتراض کر سکتی تھی اور اعتراض کرنے سے کوئی چیز مانع بھی نہ تھی اور اسی طرح جب بیٹی نے اپنا حصہ فروخت کیا تب بھی اس نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا یہ تمام چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ماں لڑکی کے میراث کا حصہ لینے اور پھر اسکے فروخت کرنے پر راضی تھی ۔ اس کے بعد ماں کو حق حاصل نہیں ہے کہ جو کچھ اس نے لڑکی کو دیا ہے اس کا مطالبہ کرے اسی طرح و ہ خریدار سے بھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتی اور اسکی لڑکی نے جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے اور بیچی گئی چیز بھی خریدار کی ملکیت ہے۔

س ۱۸۷۱: ایک شہید نے اپنے باپ کو وصیت کی کہ اگر اس کے قرض کی ادائیگی اس کا مکان فروخت کئے بغیر ممکن نہ ہو تو مکان بیچ دے اور اس کی رقم سے قرض ادا کرے۔ اسی طرح اس نے یہ بھی وصیت کی کہ کچھ رقم نیک کاموں میں خرچ کی جائے اور زمین کی قیمت اس کے ماموں کو دی جائے اور اس کی ماں کو حج پر بھیجے اور کچھ سالوں کی قضا نمازیں اور روزے اس کی طرف سے بجالائے جائیں پھر اس کے بعد اس کے بھائی نے اس کی بیوی سے شادی کرلی اور اس بات سے آگاہ ہونے کے ساتھ کہ گھر کا ایک حصہ شہید کی بیوی نے خرید لیا ہے وہ اس گھر میں رہائش پذیر ہوگیا اور اس نے مکان کی تعمیر کیلئے کچھ رقم بھی خرچ کردی اور شہید کے بیٹے سے سونے کا ایک سکہ بھی لے لیا تا کہ اسے گھر کی تعمیر کیلئے خرچ کرے۔ شہید کے گھر اور اسکے بیٹے کے اموال میں اسکے تصرفات کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اس امر کے پیش نظر کہ اس نے شہید کے بیٹے کی تربیت کی ہے اور اسکے اخراجات پورے کئے ہیں اس کا اس ماہانہ وظیفہ سے استفادہ کرنا جو شہید کے بیٹے سے مخصوص ہے کیا حکم رکھتاہے؟

ج : واجب ہے کہ اس شہید عزیز کے تمام اموال کا حساب کیا جا ئے اور اس کے تمام مالی واجب الاداء امور اسی سے ادا کرنے کے بعد ، اس کے باقیماندہ ترکہ کا ایک تہائی حصہ اس کی وصیت پر عمل کرنے کیلئے خرچ کیا جائے چنانچہ قضا نمازوں اور روزوں کے سلسلے میں اس کی وصیتوں کو پورا کیا جائے ،اس کی ماں کو سفرحج کے لئے اخراجات فراہم کئے جائیں اور اسی طرح دوسرے کام اور پھر دیگر دو حصوں اور مذکورہ ایک تہائی کے باقیماندہ مال کو شہید کے ورثا یعنی باپ ماں اولاد اور اس کی بیوی کے درمیان کتاب و سنت کے مطابق تقسیم کیا جائے ۔اور اسکے گھر اور باقی اموال میں ہر قسم کے تصرفات کیلئے شہید کے ورثاء اور اس کے بچے کے شرعی ولی کی اجازت لینا ضروری ہے اور شہید کے بھائی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس نے گھر کی تعمیرکیلئے نابالغ بچے کے ولی کی اجازت کے بغیر جو اخراجات کئے ہیں انہیں وہ نابالغ کے مال سے وصول کرے اور اسی طرح اسے یہ بھی حق نہیں ہے کہ نابالغ بچے کا سونے کا سکہ اور اس کا ماہانہ وظیفہ گھر کی تعمیر اور اپنے مخارج میں خرچ کرے بلکہ وہ انہیں خود بچے پر بھی خرچ نہیں کرسکتا البتہ اسکے شرعی ولی کی اجاز ت سے ایسا کرسکتا ہے بصورت دیگر وہ اس مال کا ضامن ہوگا اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ مال بچے کو واپس لوٹا دے اور اسی طرح ضروری ہے کہ گھر کی خرید بھی بچے کے شرعی ولی کی اجازت سے ہو۔

س۱۸۷۲: وصیت کرنے والے نے اپنے وصیت نامہ میں تحریر کیا ہے کہ اس کے تمام اموال جو تین ایکڑ پھلوں کے باغ پر مشتمل ہیں ان میں اس طرح مصالحت ہوئی ہے کہ اس کی وفات کے بعد ان میں سے دو ایکڑ اسکی اولاد میں سے بعض کیلئے ہو اور تیسرا ایکڑ خود اس کیلئے رہے تا کہ اسے اسکی وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے لیکن اسکی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ اس کے تمام باغات کا رقبہ دوایکڑ سے بھی کم ہے لہذا اولاً تو یہ بتائیے کہ جو کچھ اس نے وصیت نامہ میں لکھا ہے کیا وہ اسکے اموال پر اسی طرح مصالحہ شمار کیاجائے گا جیسے اس نے لکھا ہے یا یہ کہ اسکی وفات کے بعد اسکے اموال کے سلسلے میں وصیت شمار ہوگی ؟ ثانیاً جب یہ معلوم ہوگیا کہ اسکے باغات کا رقبہ دو ایکڑ سے کمتر ہے تو کیا یہ سب اسکی اولاد سے مخصوص ہوگا اور ایک ایکڑ جو اس نے اپنے لیئے مخصوص کیاتھا منتفی ہوجائے گا یا یہ کہ کسی اور طرح سے عمل کیا جائے؟

ج : جب تک اس کی طرف سے اس کی زندگی میں صحیح اورشرعی صورت پر صلح کا ہونا ثابت نہ ہوجائے -کہ جو اس بات پر موقوف ہے کہ جس سے صلح کی گئی ہے (مصالح لہ) وہ صلح کرنے والے (مصالح) کی زندگی میں صلح کو قبول کرلے- اس وقت تک جو کچھ اس نے ذکر کیا ہے اسے وصیت شمار کیا جائے گا چنانچہ اس کی وصیت جو اس نے پھلوں کے باغات کے متعلق اپنی بعض اولاد اور خود اپنے لئے کی ہے وہ اسکے پورے ترکہ کے ایک تہائی میں نافذ ہوگی اور اس سے زائد میں ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں ایک تہائی سے زائد حصہ انکی میراث ہے ۔

س ۱۸۷۳: ایک شخص نے اپنے تمام اموال اس شرط پر اپنے بیٹے کے نام کردیئے کہ باپ کی وفات کے بعد اپنی ہر بہن کو میراث سے اسکے حصے کی بجائے نقد رقم کی ایک معین مقدار دے گا لیکن باپ کی وفات کے وقت اس کی بہنوں میں سے ایک بہن موجود نہیں تھی لہذا وہ اپنا حق نہ لے سکیـ جب وہ اس شہر میں واپس آئی تو اس نے بھائی سے اپنا حق طلب کیا لیکن اس کے بھائی نے اس وقت اسے کچھ نہیں دیاـ اب جب کہ اس واقعہ کو کئی سال گزر چکے ہیں اور جس رقم کی وصیت کی گئی تھی اس کی قیمت کافی کم ہو گئی ہے اس وقت اس کے بھائی نے وصیت شدہ رقم ادا کرنے کیلئے آمادگی کا اظہار کیا ہے لیکن اس کی بہن وہ رقم موجودہ قیمت کے مطابق طلب کرتی ہے اور اس کا بھائی اسے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے اور بہن پر سود مانگنے کا الزام لگاتاہے اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے

ج : اگر جائیداد بیٹے کی تحویل میں دینے اور بیٹیوں کو معین رقم دینے کی وصیت صحیح اور شرعی طریقے سے انجام پائی ہو تو بہنوں میں سے ہرا یک اسی رقم کی مستحق ہے جس کی وصیت کی گئی ہے لیکن اگر ادا کرتے وقت رقم کی قیمت اس قیمت سے کم ہوگئی ہو جو وصیت کرنے والے کے فوت ہونے کے وقت تھی تو احوط یہ ہے کہ دونوں اس مقدار کے تفاوت کےسلسلے میں با ہمی طور پر مصالحت کریں اور یہ سود کے حکم میں نہیں ہے ۔

س ۱۸۷۴: میرے ماں باپ نے اپنی زندگی میں اپنے سب بچوں کے سامنے اپنے اموال کے ایک تہائی حصے کے عنوان سے اپنی زرعی زمین کا ایک ٹکڑا مختص کیا تا کہ انکی وفات کے بعد اس سے کفن ، دفن اور قضا نمازوں اور روزوں وغیرہ کے اخراجات میں استفادہ کیا جائے چونکہ میں انکا تنہا بیٹاہوں لہذا اس کے متعلق انہوں نے مجھے وصیت کی اور چونکہ ان کی وفات کے بعد ان کے پاس نقد رقم نہیں تھی لہذا ان تمام امور کو انجام دینے کیلئے میں نے اپنی طرف سے رقم خرچ کیـ کیا اب میں وہ رقم مذکورہ ایک تہائی حصے سے لے سکتا ہوں-

ج: جو کچھ آپ نے میت کے لئے خرچ کیا ہے اگر وہ اس نیت سے خرچ کیا ہو کہ اسے وصیت نامہ کے مطابق اس کے ایک تہائی اموال سے لے لوں گا تو آپ لے سکتے ہیں ورنہ جائز نہیں ہےـ

س ۱۸۷۵: ایک شخص نے وصیت کی کہ اگر اس کی بیوی اس کے مرنے کے بعد شادی نہ کرے تو جس گھر میں وہ رہتی ہے اسکا تیسرا

حصہ اس کی ملکیت ہے اور اس بات کے پیش نظر کہ اس کی عدت کی مدت گزر گئی ہے اور اس نے شادی نہیں کی اور مستقبل میں بھی اسکے شادی کرنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تو وصیت کرنے والے کی وصیت پر عمل کے سلسلے میں وصی اور دیگر ورثا کی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: ان پر واجب ہے کہ فی الحال جس کی وصیت کی گئی ہے وہ ملک اس کی بیوی کو دے دیں لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ وہ دوسری شادی نہ کرے چنانچہ اگر بعد میں وہ شادی کرلے تو ورثاء کو فسخ کرنے اور ملک واپس لینے کا حق ہوگا۔

س۱۸۷۶: جب ہم نے باپ کی وہ میراث تقسیم کرنے کا ارادہ کیا جو انہیں اپنے باپ سے ملی تھی اور جو ہمارے ،ہمارے چچا اور ہماری دادی کے درمیان مشترک تھی اور انہیں بھی وہ مال ہمارے دادا کی طرف سے وراثت میں ملاتھا تو انھوں نے دادا کا تیس سال پرانا وصیت نامہ پیش کیا جس میں دادی اور چچا میں سے ہر ایک کو میراث سے انکے حصے کے علاوہ ، معین مقدار میں نقد رقم کی بھی وصیت کی گئی تھی لیکن ان دونوں نے مذکورہ رقم کو اس کی موجودہ قیمت میں تبدیل کرکے مشترکہ اموال سے وصیت شدہ رقم سے کئی گنا زیادہ اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے۔ کیا ان کا یہ کام شرعی طور پر صحیح ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں لازم ہے کرنسی کی قدر میں ہونے والی کمی کا حساب کریں۔

س ۱۸۷۷: ایک شہید عزیز نے وصیت کی ہے کہ جو قالین اس نے اپنے گھر کیلئے خریدا ہے اسے کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے حرم کو ہدیہ کردیا جائے ، اس وقت اگر اس کی وصیت پر عمل کے ممکن ہونے تک اس قالین کو ہم اپنے گھر میں رکھنا چاہیں تو اس کے تلف ہونے کا خوف ہے۔ کیا نقصان سے بچنے کیلئے اس سے محلہ کی مسجد یا امام بارگاہ میں استفادہ کر سکتے ہیں؟

ج: اگر وصیت پر عمل کرنے کا امکان پیدا ہونے تک قالین کی حفاظت اس بات پر موقوف ہو کہ اسے وقتی طور پر مسجد یا امام بارگاہ میں استعمال کیا جائے تو اس میں اشکال نہیں ہے۔

س ۱۸۷۸: ایک شخص نے وصیت کی کہ اس کی بعض جائیدادوں کی آمدنی کی ایک مقدار مسجد، امام بارگاہ ، دینی مجالس اور نیکی کے دیگر کاموں میں خرچ کی جائے لیکن اسکی مذکورہ ملک اور دوسری جائیدادیں غصب ہوگئی ہیں اور ان کے غاصب سے واپس لینے کے لئے بہت سے اخراجات ہوئے ہیں۔ کیا ان اخراجات کا اس کی وصیت کردہ مقدار سے وصول کرنا جائز ہے؟ اور کیا صرف ملک کے غصب سے آزاد ہونے کا امکان وصیت کے صحیح ہونے کیلئے کافی ہے؟

ج: غاصب کے قبضہ سے املاک واپس لینے کے اخراجات وصیت شدہ ملک سے وصول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور کسی ملک کے بارے میں وصیت کے صحیح ہونے کیلئے اس کا وصیت کے مورد میں قابل استفادہ ہونا کافی ہے اگر چہ یہ غاصب کے ہاتھ سے مال واپس لینے اور اس کے لئے خرچ کرنے کے بعد ہی ممکن ہو۔

س۱۸۷۹: ایک شخص نے اپنے تمام منقولہ اور غیر منقولہ اموال کی اپنے بیٹے کے لئے وصیت کی اور یوں اس نے چھ بیٹیوں کو میراث سے محروم کردیا کیا یہ وصیت نافذ اور قابل عمل ہے؟ اور اگر قابل عمل نہیں ہے تو ان اموال کو چھ بیٹیوں اور ایک بیٹے کے درمیان کیسے تقسیم کیا جائے؟

ج: اجمالی طور پر مذکورہ وصیت کے صحیح ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ میراث کے صرف تیسرے حصے میں نافذ ہے اور اس سے زائد مقدار میں تمام ورثاء کی اجازت پرموقوف ہے ۔ نتیجتاً اگر بیٹیاں اس کی اجازت سے انکار کریں تو ان میں سے ہر ایک ترکہ کے باقیماندہ دو تہائی میں سے اپنا حصہ لے گی لہذا اس صورت میں باپ کا مال چو بیس حصوں میں تقسیم

ہوگا اور اس میں سے بیٹے کا حصہ وصیت شدہ مال کے ایک تہائی کے عنوان سے ۲٤/۸اور باقی ماندہ دو تہائی (۲٤/۱٦)میں سے بیٹے کا حصہ ۲٤/٤ہوگا اور بیٹیوں میں سے ہرایک کا حصہ ۲٤/۲ ہوگا اور باالفاظ دیگر پورے ترکے کا آدھا حصہ بیٹے کا ہے اور دوسرا آدھا حصہ چھ بیٹیوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔